30788 ـ نماز ظہر كے دوران ياد آيا كہ صبح كى نماز ادا نہيں كى

سوال

ظہر كى نماز باجماعت سے ميرى تين ركعت رہ گئى اور جب ميں نے دو ركعت مكمل كى تو مجھے ياد آيا كہ ميں نے تو فجر كى نماز بھى ادا نہيں كى ـ ميں مريض تھا ـ تو پھر ميں نے دو ركعت كے بعد نماز توڑ كر فجر كى نيت كر لى اور اس كے بعد ظہر كى نماز ادا كى، كيا ميرا عمل صحيح ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اس سوال كا جواب تين نقاط پر مشتمل ہے:

اول:

رہ جانے والى نمازوں كى ترتيب كا حكم:

آئمہ ثلاثہ امام ابو حنيفہ، امام مالك، اور امام احمد رحمہم اللہ تعالى كا مسلك ہے كہ فوت شدہ نمازيں قضاء كرتے وقت ترتيب واجب ہے، اس كى دليل خندق والے دن نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى كچھ نمازيں رہ گئيں تو آپ نے ترتيب كے ساتھ انہيں قضاء كر كے ادا كيا تھا:

جابر بن عبد اللہ رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے جنگ خندق والے روز عصر كى نماز غروب آفتاب كے بعد ادا كى اور اس كے بعد مغرب كى نماز پڑھى "

صحيح بخارى حديث نمبر (641) صحيح مسلم حديث نمبر (631).

اور ايك دوسرى حديث ميں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" تم نماز اس طرح ادا كرو جس طرح تم نے مجھے نماز ادا كرتے ہوئے ديكھا ہے "

صحيح بخارى حديث نمبر (631).

دیکھیں: المغنی ابن قدامۃ (2 / 336).

دوم:

اگر ترتیب بھول جائے تو کیا ساقط ہو جائیگی ؟

اس کا جواب یہ ہے کہ:

جی ہاں بھول جانے کی صورت میں ترتیب ساقط ہو جائیگی، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" یقینا اللہ تعالی نے میری امت سے خطا اور بھول، اور جس پر انہیں مجبور کیا گیا ہو معاف کر دیا گیا ہے "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2043) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابن ماجہ حدیث نمبر (1662) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور امام ابو حنیفہ، اور امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ دونوں کا مسلک بھی یہی ہے.

دیکھیں: فتح القدیر (1 / 424) اور المغنی ابن قدامہ (2 / 340) اور الشرح الممتع (2 / 139).

اور اگر کوئی شخص نماز بھول جائے اور دوسری نماز کا وقت شروع ہو جانے کے بعد اسے یاد آئے تو اس کی تین حالتیں ہیں:

1 ـ موجودہ نماز شروع کرنے سے پہلے رہ جانے والی نماز یاد آجائے تو اس وقت اسے فوت شدہ نماز پہلے ادا کرنا ہو گی اور پھر موجودہ نماز ادا کرے گا.

2 ـ موجودہ نماز مکمل کرنے کے بعد فوت شدہ نماز یاد آئے کہ اس نے تو وہ نماز ادا ہی نہیں کی، چنانچہ اس کی موجودہ نماز صحیح ہو گی اور وہ صرف فوت شدہ نماز ہی ادا کرے گا، بھول جانے کی بنا پر ترتیب کے ساتھ ادائیگی میں معذور ہو گا.

3 ـ اسے موجودہ نماز ادا کرنے کے دوران یاد آئے کہ اس نے تو اس سے قبل والی نماز ادا نہیں کی، تو اس حالت میں وہ موجودہ نماز مکمل کرے اور یہ اس کے لیے نفل ہونگے، اور پھر وہ فوت شدہ نماز ادا کرنے کے بعد موجودہ نماز ترتیب کے ساتھ ادا کرے گا، امام احمد رحمہ اللہ تعالی کا مسلک یہی ہے.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (2 / 336 ـ 340).

اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کا قول یہی ہے، امام مالك رحمہ اللہ تعالی نے موطا میں روایت کیا ہے کہ:

نافع بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کہا کرتے تھے:

" جس کی بھی کوئی نماز رہ گئی ہو اور اسے امام کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرتے ہوئے یاد آئے، تو امام کی سلام پھیرنے کے بعد رہ جانے والی فوت شدہ نماز ادا کرے، اور پھر اس کے بعد دوسری نماز ادا کرے"

دیکھیں: موطا امام مالك حدیث نمبر (408).

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

(دوران نماز جب بھی فوت شدہ نماز یاد آئے تو یہ ایسے ہی ہو گی جیسے اسے نماز شروع کرنے سے قبل یاد آتی، اور اگر موجودہ نماز کے دوران یاد نہیں آتی بلکہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد یاد آئے تو جمہور علماء کرام مثلا امام ابو حنیفہ، امام شافعی، امام احمد، کے ہاں اس کی موجودہ نماز کفائت کر جائیگی...) اھـ

دیکھیں: الفتاوی الکبری (1 / 112).

جس نماز میں ہے اسے پوری کرنا بطور استحباب ہے، نہ کہ واجب، چنانچہ اگر وہ اس نماز کو توڑ کر فوت شدہ نماز ادا کرے اور پھر موجودہ نماز اس کے بعد ادا کرلے تو جائز ہو گا.

مہنا رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے امام احمد رحمہ اللہ تعالی کو کہا: میں عشاء کی نماز ادا کر رہا تھا، مجھے دوران نماز یاد آیا کہ میں نے تو مغرب کی نماز ادا نہیں کی، چنانچہ میں عشاء کی نماز ادا کر لی، اور پھر مغرب کی نماز ادا کرنے کے بعد عشاء کی نماز لوٹائی ؟

امام احمد رحمہ اللہ تعالی کہنے لگے:

آپ نے صحیح کیا

میں نے کہا: جب مجھے دوران نماز یاد آیا تھا تو کیا مجھے نماز توڑ نہیں دینی چاہیے تھی ؟

امام احمد رحمہ اللہ کہنے لگے: کیوں نہیں.

میں نے کہا: تو پھر میں نے صحیح کیسے کیا ؟

وہ کہنے لگے: یہ سب جائز ہے .

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (2 / 339).

اور بعض علماء کرام کا کہنا ہے کہ: جو موجودہ نماز ادا کر رہا ہے اسے مکمل کرے، اور پھر بعد میں فوت شدہ نماز ادا کر لے، تو اس پر موجودہ نماز دوبارہ لوٹانی لازم نہیں، امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کا مسلك یہی ہے.

دیکھیں: المجموع (3 / 70).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی نے بھی اسے ہی اختیار کیا ہے.

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (12 / 221).

لیکن پہلا قول زیادہ زیادہ محتاط ہے.

سوم:

سائل کا یہ قول:

اس نے بیمار ہونے کی وجہ سے صبح کی نماز ادا نہیں کی تھی.

یہ عمل صحیح نہیں؛ کیونکہ نماز کا وقت نکل جانے تك نماز ترك کرنے کے لیے بیماری کوئی عذر نہیں، بلکہ مسلمان شخص پر بروقت نماز ادا کرنا فرض ہے، پھر اگر وہ مریض ہے تو اپنی استطاعت کے مطابق نماز ادا کرے کیونکہ اللہ تعالی کسی بھی جان کو اس کی استطاعت سے زیادہ مکلف نہیں فرماتے.

چنانچہ اگر وہ کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے سے عاجز ہو تو بیٹھ کر نماز ادا کر لے، اور اگر بیٹھنے سے بھی عاجز ہو تو پہلو کے بل نماز ادا کر لے، اور اگر وضوء کرنے سے عاجز ہو تو تیمم کر لے، اور اگر اس کے بدن نجاست لگی ہو اور وہ اسے زائل کرنے سے عاجز ہو تو جس حالت پر ہے اسی حالت میں نماز ادا کر لے، اور اسی طرح .

لیکن اس کے لیے طہارت و پاکیزگی اور نجاست زائل کرنے سے عاجز ہونے کی بنا پر نماز وقت سے تاخیر کرنی جائز نہیں، بلکہ وہ حسب استطاعت نماز ادا کرے گا، اور جس قدر اس میں نماز کے واجبات اور فرائض ادا کرنے کی استطاعت ہو گی وہ حسب استطاعت ادا کرے گا، لیکن جس کی استطاعت نہیں رکھتا وہ عدم استطاعت کی بنا پر اس سے ساقط ہو جائینگے.

دیکھیں: شیخ ابن باز رحمہ اللہ کا " احکام صلاۃ المریض و طہارتہ " کے موضوع پر لکھا ہوا پمفلٹ.

واللہ اعلم .